1000 سال قبل ماہِ رجب کے فضائل ومناقب پر لکھی گئی ایک وقیع اور اہم کتاب

فضائل شہر رجب

فضائلِ ماہِ رجب

-: تالیف لطیف :-

امام ابو محمد حسن بن محمد خلال رحمہ اللہ و رضی عنہ [۴۳۹ھ]

-: ترجمہ و تلخیص :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، جنوبی افریقہ

ناشر: اِدارہ فروغِ اسلام، چریاکوٹ، مئو، یوپی، انڈیا 276129

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اَحادیث کی سندیں کافی طویل ہیں، جنھیں ضرورتِ تحقیق ہو وہ اصل کتاب دیکھے میں نے ترجمے میں صرف اصل راوی کا نام ذکر کرنے پر اِکتفا کیا ہے۔ چریاکوٹی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رجب کا مبارک مہینہ ہم پر سایہ فگن ہوجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے :

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي رَجَبَ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ .

یعنی اے اللہ! رجب و شعبان کے مہینوں میں ایسی برکتیں عطا فرما کہ اُن کے طفیل ہمیں ماہِ رمضان کے سعادت بھرے لمحات بھی میسر آجائیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا :

لم سمي رجب؟ قال لأنه يترجب فيه خير كثير لشعبان و رمضان .

یعنی ماہِ رجب کو رجب کہنے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: کیوں کہ شعبان و رمضان کے اِستقبال (اور انھیں اچھی طرح گزارنے) کے لیے اس مہینہ میں کثرت سے نیکیاں کی جاتی ہیں، (اور تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک خاص مزاج بنایا جاتا ہے)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ گرامی ہے :

إن في الجنة نهرا يقال له رجب من صام من رجب يوماً واحداً

سقاہ اللّٰہ من ذلک النھر ۔

یعنی اندرونِ بہشت رجب نامی ایک نہر ہے، اگر کوئی ماہِ رجب میں ایک بھی روزہ رکھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے اُس نہر سے جام پلا کر سیراب کر دے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

لم یتم صوم شھرٍ بعد شھر رمضان إلا رجب و شعبان ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد رجب و شعبان کے پورے روزے رکھا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من صام یوماً من شھر حرام کتب اللّٰہ لہ بکل یومٍ شھراً و من صام أیام العشر کان لہ بکل یومٍ حسنۃً ۔

یعنی جو شخص (چار) محترم مہینوں میں کسی ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر دن کے روزہ کا ثواب ایک ماہ روزہ رکھنے کے برابر عطا فرمائے گا۔اور جس نے دس دن کے روزے رکھے تو اس کے ہر دن کے بدلے نیکی لکھی جائے گی۔

حضرت علی بن حسین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من أحیا لیلۃ رجب و صام یومھا أطعمہ اللّٰہ من ثمار الجنۃ و کساہ من خضر الجنۃ و سقاہ من الرحیق المختوم إلا من فعل ثلاثاً : و من قتل نفسا أو سمع مستغیثاً یستغیث باللّٰہ بلیلٍ أو نھارٍ یا غوثاً باللّٰہ فلم یغثہ أو شکی إلیہ أخوہ حاجۃ فلم یفرج عنہ ۔

یعنی جس نے ماہِ رجب میں شب بیداری کی اور دن میں روزہ رکھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے بہشتی پھل کھلائے گا، جنت کے سبز (جوڑے) پہنائے گا، اور سربہ مہر شراب سے اسے سیراب فرمائے گا۔سوائے اس شخص کے جس نے یہ تین کام کیے ہوں: کسی کو (ناحق) قتل کیا ہو۔یا صبح و شام اللہ کا نام لے کر کسی مدد طلب کرنے والے کی پکار کو سن کر اُس کو نظر انداز کر دیا ہو۔یا کسی دینی بھائی نے تحت ضرورت کے وقت اسے یاد کیا: مگر اس نے اس کی مشکل آسان نہ کی ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

رجب من شهور الحرم و أيامه مكتوبة على أبواب السماء السادسة فإذا صام الرجل منه يوماً و جرد صومه لتقوىٰ اللّٰه نطق الباب و نطق اليوم قالا يا رب اغفر له و إذا لم يتم صومه بتقوىٰ اللّٰه لم يستغفرا قال أو قيل خدعتک نفسک .

یعنی ماہِ رجب مقدس ومحترم مہینوں میں سے ہے۔اس کے دنوں کی تفصیلات چھٹے آسمان پر لکھی ہوئی ہیں؛ تو جب کوئی شخص ماہِ رجب کے کسی دن محض اللہ کی رضا کے لیے روزہ رکھتا ہے تو وہ دروازہ اور دن اس کی سفارش کرتے ہوئے عرض کریں گے: اے پروردگار! اسے اپنی بخشش و مغفرت سے سرفراز فرما۔اور اگر اس نے روزے تو رکھے مگر مقصود رضائے مولا نہیں تھا تو وہ اس کی مغفرت کی درخواستیں نہیں کریں گے۔اور اس سے کہا جائے گا: نفس نے تجھے دھوکے میں رکھا (اور خیر کی اس توفیق سے محروم رکھا)۔

حضرت مکحول روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابو درداء سے ماہِ رجب کے روزوں کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا: تو نے ایک ایسے مہینہ کے تعلق سے سوال کیا ہے

جسے ایام جاہلیت میں بھی عظمت وبزرگی حاصل تھی اور اسلام نے تو اس کی فضیلت وکرامت میں چار چاند لگادیا؛ لہٰذا جو کوئی حصولِ ثواب و رضاے مولا کی نیت سے اس میں ایک دن نفلی روزہ رکھے،تو اس دن کا روزہ غضب الٰہی کی آگ کو ٹھنڈی کردے گا،جہنم کا ایک دروازہ اس پر بند ہو جائے گا،اگر وہ زمین بھر سونا صدقہ وخیرات کرتا تو وہ بھی اس کے اَجر کے برابر نہیں ہو پاتے،اور دنیا کی کوئی بھی چیز اس کے اجر وثواب کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی،اور اسے سرِ شام دس مقبول دعائیں عطا کی جاتی ہیں کہ اگر وہ دنیاے فانی کے تعلق سے کوئی دعا کرے فوراً عطا ہو؛ ورنہ اس کے بدلے میں نیکیاں دے کر اسے خوش کردیا جائے گا۔سب سے افضل دعا وہ ہوتی ہے جسے اللہ کا کوئی ولی وصفی اور اس کا محبوب کرے۔

جس نے دو دن کے روزے رکھے اسے ان فضائل مذکورہ کے ساتھ دس ایسے صدیقین کا بھی ثواب عطا کیا جائے گا جن کی ساری عمر تقویٰ وطہارت سے عبارت رہی۔ اور انھیں کی مانند یہ بھی شفاعت کرے گا،اور انھیں کے گروہ میں ہوگا،پھر انھیں کی معیت میں اُن کا رفیق بن کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔

جس نے تین دن کے روزے رکھے اسے ان اَجروں کے علاوہ پروردگار بوقت اِفطار یہ فرمائے گا:میرے بندے نے حق عبادت خوب اَدا کیا اور میری محبت و ولایت اس پر مہربان ہوگئی ہے۔اے گروہِ ملائکہ! گواہ رہنا میں نے اس کے سارے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں۔

جس نے چار دن کے روزے رکھے اسے ان ثوابوں کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے تو ابین کے برابر ثواب بھی عطا کیا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال پہلے پہلے کامیاب ہونے والوں میں ہوگا۔

جس نے پانچ دن کے روزے رکھے،اسے ان ثوابوں کے ساتھ قیامت کے لیے

ایسے اُٹھایا جائے گا جیسے اس کا چہرہ چودھویں کا چاند ہو، صحرا کی ریتوں کے برابر اسے نیکیاں عطا کی جائیں گی، اوراس طرح وہ داخل بہشت ہوجائے گا اوراس سے کہا جائے گا: اللہ سے جو چاہو مانگ لو۔

جس نے چھ دن کے روزے رکھے، اسے ان فضیلتوں کے ساتھ ایک ایسا نور عطا کیا جائے گا جس سے سارے اہل محشر روشنی حاصل کریں گے، اس کا حشر امن وامان پا جانے والوں میں ہوگا، وہ بن حساب کتاب کے پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا، والدین کی نافرمانیاں اور قطع تعلقات کے جرم معاف کردیے جائیں گے، اور پروردگار عالم عرصہ محشر میں اس سے پوری شانِ عظمت وجلالت کے ساتھ پیش آئے گا۔

جس نے سات دن کے روزے رکھے، اسے ان انعامات کے علاوہ یہ بھی اعزاز ملے گا کہ جہنم کے ساتوں دروازے اس پر بند ہوجائیں گے، آتش دوزخ اس پر حرام ہوجائے گی اور وہ جنت کا حقدار قرار دیا جائے گا وہ بہشت میں جہاں چاہے اپنا ٹھکانہ بنالے۔

جس نے آٹھ دن کے روزے رکھے، ان اکرامات کے ساتھ ساتھ جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھول دیے جائیں گے، ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل بہشت ہو۔

جس نے نو دن کے روزے رکھے، ان فضائل کے ساتھ اس کا نامہ اعمال مقام علیین میں کردیا جائے گا، بروزِ قیامت وہ گروہِ آمنین میں اُٹھایا جائے گا، اوراس کی قبر اور چہرے سے ایسا نور پھوٹے گا جس کی چمک دمک سے مجمع حشر منور ہو اُٹھے گا۔ یہ دیکھ کر لوگ کہہ اُٹھیں گے: ایسا لگتا ہے یہی محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں، ایسے خوش نصیب کو سب سے معمولی چیز یہ عطا کی جائے گی کہ اسے بلاحساب وکتاب جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

جس نے دس دن کے روزے رکھے، پھر اس کے کیا کہنے! ان فضائل ومناقب کے ساتھ اس کا دس گنا عطا ہوگا، وہ ان میں سے ہوگا جن کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں سے تبدیل فرما دیا ہوگا، اور وہ ان مقربانِ بارگاہِ الٰہی میں سے ہوگا جو اللہ کی رضا کے لیے عدل وانصاف کی روش پر پامردی سے جمے ہوئے تھے، جیسے کسی نے ہزار سال قائم اللیل، صائم النہار، مشکلوں پر صابر اور اپنے نفس کا احتساب کرتے ہوئے عبادت وبندگی کی۔

جس نے بیس دن کے روزے رکھے، ان ثوابوں کے علاوہ اس کا دگنا عطا ہوگا اور ابراہیم خلیل کی معیت میں ان کے قبہ میں ہوگا، اور قبیلہ ربیعہ ومضر کے برابر خطا کار وگنہ گار لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اور جس نے تیس دن (پورے ماہ) کے روزے رکھے تو ان فضیلتوں کے ساتھ ساتھ اس کا تیس گنا زیادہ عطا ہوگا، اور آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا: اے اللہ کے ولی! تجھے انبیا وصدیقین، اور شہدا وصالحین کی مرافقت میں کرامت عظمیٰ یعنی اللہ کے روے اقدس کی طرف تکنا مبارک ہو، ایسے لوگوں کی دوستی کتنی اچھی ہوتی ہے۔

اس سے تین بار کہا جائے گا: تجھے خوش خبری ہو۔ کل جب پردہ اُٹھے گا، تو تو فضل مولا کی بہاروں میں نہا نہا جائے گا۔ پھر جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو پروردگارِ عالم بہشتی حوض سے ایسے پیالے پلائے گا جس سے اس کی روح آسانی سے نکل جائے گی اور موت کی سختیاں اس پر آسان ہو جائیں گی اور اسے موت کا کوئی غم والم نہ ہوگا۔

یوں ہی وہ اپنی قبر میں 'ریان' کی مانند رہے گا حتیٰ کہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر اُترنا نصیب ہوگا؛ جس وقت وہ اپنی قبر سے نکلے گا، ستر ہزار فرشتے درویاقوت کے عجائب اور زیورات سے لدے اور موتیوں سے سجے جوڑے لے کر اس سے ملاقات کے لیے کھڑے ہوں گے، اور کہیں گے: اے ولی اللہ! چل اپنے رب کی طرف جس کے لیے تو نے اپنے دن پیاسے رکھے، اپنا جسم گھلا رکھا، تو ایسا شخص کامیاب ہستیوں کی

معیت میں سب سے پہلے جنات عدن میں داخل کیا جائے گا اور یہ یقیناً بڑی کامیابی ہے۔

فرماتے ہیں کہ اور اگر وہ روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ حسب طاقت صدقہ و خیرات بھی کرتا رہے پھر کیا پوچھنا! اگر پوری دنیا مل کر اس کے ثواب کا مقابلہ کرنا چاہے تب بھی نہیں کرسکتی بلکہ اس کے ثواب کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچ سکتی!۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سال کے وسط میں واقع ماہِ محترم رجب المرجب میں عمرہ کرنا پسند کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

صوم أول يوم في رجب كفارة ثلاث سنين و الثاني كفارة سنتين و الثالث كفارة سنةٍ ثم كل يوم شهر ۔

یعنی ماہِ رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔ دوسرے دن کا روزہ دو سال (کی خطاؤں) کا کفارہ ہے اور تیسرے دن کا روزہ ایک سال (کی لغزشوں) کا کفارہ ہے۔ پھر اس کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ (کے گناہوں) کا کفارہ۔

حضرت عبدالعزیز بن سعید شامی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

رجب شهر الله الأحكم من صام يوماً من رجب كان له كصيام شهر و من صام سبعة أيام من رجب غلق الله عنه سبعة أبواب جهنم و من صام ثمانية أيام من رجب فتحت له ثمانية أبواب الجنة و من صام عشرة أيام من رجب نادیٰ منادٍ من السماء قد غفر الله لک فاستأنف عملک و من زاد زاده الله ۔

رجب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مقدس مہینہ ہے۔جس نے ماہِ رجب میں کسی ایک دن روزہ رکھا تو اسے پورے ایک ماہ روزہ رکھنے کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔جس نے سات دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ جہنم کے ساتوں دروازے اس پر بند فرمادے گا۔جس نے آٹھ دن روزہ رکھا، جنت کے آٹھوں دروازے اس پر کھول دیے جائیں گے۔اور جس نے دس دن روزہ رکھا تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ (مبارک ہو) اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے؛ لہٰذا اب از سرنو اپنے عمل کا آغاز کر۔اور جو زیادہ رکھے گا زیادہ فضائل وکمالات پائے گا۔

حضرت عبداللہ بن نضر اپنے والد سے اور وہ حضرت قیس بن عباد سے ارشادِ باری تعالیٰ: **اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ** ٥ کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ حرمت والے ان چار مہینوں کا دسواں دن خاص اہمیت کا حامل ہے۔ماہِ محرم کا دسواں دن عاشورا ہے۔ذوالحجہ کا دسواں دن یوم نحر ہے۔ماہِ رجب کا دسواں دن وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ جس (لکھے ہوئے) کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) ثبت فرمادیتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) ہے۔اور ذی القعدہ کے دسویں دن کے تعلق سے مجھے یاد نہیں رہا۔

حضرت ابو صالح کہتے ہیں کہ کوئی یہودی حضرت عبداللہ ابن عباس کی بارگاہ میں آکر عرض کرنے لگا: اے ابن عباس! میرا ایک سوال ہے اگر آپ اس کا جواب دے دیں تو میں سمجھوں گا کہ ہاں واقعی آپ ابن عباس ہیں۔آپ نے پوچھا: کیا سوال ہے؟۔ بولا کہ ماہِ رجب کو رجب اور شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں؟۔

فرمایا: رہی بات رجب کی تو چوں کہ اس مہینہ میں ماہِ شعبان کے لیے ڈھیروں نیکیوں جمع کی جاتی ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ اس کا ایک نام اصم بھی ہے؛ کیوں کہ اس مہینے میں تسبیح وتقدیس کی آوازیں اس زور وشور سے بلند ہوتی ہیں کہ فرشتوں کے گوشِ مبارک

جیسے سُن ہو جاتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من صام ثلاثة أيام من كل شهرٍ حرامٍ الخميس و الجمعة و السبت كتب له عبادة سبع مائة سنة .

یعنی جو شخص ہر حرمت والے مہینوں میں جمعرات، جمعہ اور سنیچر تین دن روزے رکھے تو اس کے نامہ اعمال میں سات سو سال کا ثواب لکھا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من صام يوماً من شهرٍ حرامٍ كتب الله له بكل يومٍ شهراً و من صام أيام العشر كان له بكل يوم حسنةً .

یعنی جس نے چار مقدس مہینوں میں کسی ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ ہر دن کے بدلے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس نے دس دن روزے رکھے تو اسے ہر دن کے بدلے ایک نیکی کا ثواب دیا جائے گا۔

حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ماہِ رمضان کو رمضان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں موسم خزاں کی مانند گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ ماہِ شوال کو شوال اس بنیاد پر کہتے ہیں کہ وہ بھی گناہوں کو ایسے ہی جھاڑ دیتا ہے جس طرح اونٹنی اپنی دم سے (گندگی کو) جھاڑ دیتی ہے۔ شعبان کو شعبان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں رزق کی فراوانی ہو جاتی ہے۔ اور رجب کو رجب اس لیے کہتے ہیں کہ اس مہینے میں فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید و تمجید سن کر بندوں پر رشک کرتے ہیں۔ اور حضرت عبداللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ عید کا دن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تہواری اور انعام و اکرام کا دن ہے۔

حضرت ابوموسیٰ ہلالی' خالد بن معدان سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سال کے اندر پانچ راتیں ایسی ہیں کہ جو شخص اُمید ثواب اور تصدیق عہد کے ساتھ ان پر مداومت برتے اللہ تعالیٰ اسے داخل جنت فرما دے گا۔ ماہِ رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی شب، شب عید، شب بقرعید اور شب عاشورہ کہ ان کی راتوں میں (رب کو منانے کے لیے) قیام کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے ستائیسویں رجب کو روزہ رکھا اللہ اسے ساٹھ مہینوں کے روزے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور یہ وہی دن ہے جس میں حضرت جبرئیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیغام رسالت لے کر اُترے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من بلغه عن الله شيء من فضيلة فأخذ به إيماناً بالله و رجاء ثوابه أعطاه الله ذلك و إن لم يكن كذالك .

یعنی جسے اللہ کے فضل و کرم سے متعلق کوئی بات پہنچی اور اس نے محض ثواب کی اُمید پر اور اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اسے عمل میں لایا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے اجر سے اسے محروم نہ فرمائے گا، اگر چہ وہ چیز حقیقتاً ویسی نہ تھی۔

و الحمد لله رب العالمين و صلى الله علىٰ نبينا محمّدٍ

و آله و صحبه أجمعين برحمتك يا أرحم الراحمين